باب۔۱

وحی

[إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ،(النساء:۱۶۳)]

[قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ،(الانبیاء:۱۰۸)]

حدیث ۱: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اعمال کے نتائج کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ یہ وحی میرے پاس گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے اور مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ فرشتہ جو کچھ کہتا ہے جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں تو یہ سختی دور ہو جاتی ہے"۔۔۔جب وحی آتی تھی تو سخت سرد موسم میں بھی حضورؐ پسینے سے شرابور ہو جایا کرتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳: پہلی وحی جو آنحضرتؐ پر اترنی شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے جو صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتے۔ پھر آپؐ کو تنہائی کی خواہش ہونے لگی تو غارِ حرا تشریف لے جانے لگے، اور کئی کئی دن وہیں رہنے لگے۔ یہاں آپؐ تحنث فرماتے یعنی طویل عبادتیں کیا کرتے۔ ایک دن ایک فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور کہا، پڑھ۔ آپؐ نے فرمایا، میں پڑھا ہوا نہیں۔ فرشتے نے آنحضورؐ کو تین مرتبہ زور سے دبا کر چھوڑا اور کہا، اب پڑھ۔ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ،[یعنی (یا محمد!) تم پڑھو اللہ کا نام جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا۔ تم پڑھو، تمھارا رب تو بڑا کریم ہے (پڑھنا بھی سکھادے گا)۔(العلق: ۱تا۳)]۔ رسول اکرمؐ نے کانپتی حالت میں ان الفاظ کو دہرایا۔ پھر آپؐ، حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو۔ جب آنحضرتؐ سنبھلے تو حضرت خدیجہؓ سے سارا واقعہ بیان کیا، اور فرمایا، مجھے جان کا خطرہ ہے۔

Siddiqui Publications

حضرتہ خدیجہؓ نے آپؐ کو بھرپور تسلی دی۔ پھر آپؐ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا۔ تمھاری قوم تمھیں نکال دے گی۔ تاہم اگر اُس وقت تک میں زندہ رہا تو میں تمھاری ضرور مدد کروں گا۔ ۔۔کچھ دنوں تک کوئی وحی نہ آئی ۔ پھر ایک روز جب آنحضرتؐ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں وہی فرشتہ نظر آیا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھ پر اُس کا ایک رعب ساطاری ہوگیا۔ میں گھر پہنچا اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گیا۔ اس کے بعد مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنذِرْ ۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ،[یعنی اے چادر لپیٹے لیٹنے والے!۔ اٹھو اور انھیں ڈراؤ۔ اور اپنے رب کی بزرگی بیان کرو۔ اور تم اپنے کپڑوں کو طہارت کے ساتھ رکھو۔ اور ناپاک کاموں سے دور رہو۔(المدثر:۱تا۵)]۔۔۔ اور پھر لگاتار وحی کا سلسلہ چل پڑا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۴: وحی کے نزول کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت محنت اٹھاتے تھے۔ اس موقع پر آپ اپنے ہونٹ مسلسل ہلاتے رہتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ٹوکا۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ. فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۔ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ،[یعنی (اے پیغمبر!) جلد قرآن یاد ہونے کے خیال سے تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک (تمھارا) قرآن کا حفظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّے ہے۔ جب ہم اس کو پڑھیں تو تم بھی اس کے پڑھنے کی اتباع کرو۔ پھر اس کا (تفصیلاً) بیان کرنا ہمارے ذمے ہے، (القیامۃ:۱۶تا۱۹)]۔ راویان: ابن عباسؓ، سعید بن جبیرؒ۔

حدیث۵: جبرئیل علیہ السلام، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے مہینہ میں ہر رات ملتے اور قرآن کا دَور کرواتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ): سفیان بن حرب نے اپنے ملک شام کے سفر کا طویل واقعہ بیان کیا، جس میں انھوں نے اپنے اور ہرقل بادشاہ کے درمیان ہونے والی بات چیت کی تفصیلات بتلائیں۔ ہرقل نے اُن سے آنحضورؐ کی بابت کئی باتیں پوچھیں۔ بالآخر سفیان کے تمام جوابات سن کے ہرقل بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہو جانے کی پیشگوئی کی۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

Siddiqui Publications